20843 ـ خنزير كى نجاست سے طہارت و پاكيزگى اختيار كرنے كى كيفيت

سوال

ميں بچپن ميں اپنے گھروالوں كے ساتھ سير و تفريح كے ليے كسى دوسرے ملك گئى تو دوران سفر ہميں خنزير كے اجزاء پر مشتمل بسكٹ ديے گئے جب ميرى والدہ كو علم ہوا تو انہوں نے ہميں يہ بسكٹ كھانے سے منع كر ديا،
مجھے ياد آتا ہے كہ ہم نے اپنے ہاتھ اور منہ مٹى اور پانى كے ساتھ نہيں دھوئے تھے (سات بار جن ميں ايك بار مٹى سے شامل ہے) جيسا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خنزير يا خنزير كى بنى ہوئى كسى چيز كو چھونے والے كو حكم ديا ہے.
اس كے كئى برس بعد ميں اپنے ملك سے باہر گئى اور غلطى سے خنزير كا گوشت كھا ليا ليكن ميں نے اپنا منہ مٹى اور پانى سے نہيں دھويا.
يہ دونوں واقعہ كئى برس قبل پيش آئے اور ميرے منہ اور ہاتھ پر نہ تو خنزير كا ذائقہ باقى رہا ہے اور نہ ہى بو اور نہ ہى رنگ تو كيا ہم پر واجب ہے كہ اب دھو ليں ؟
مجھے خدشہ ہے كہ اللہ تعالى نے ان دونوں حالتوں ميں ہمارى نمازيں قبول نہيں كيں، آپ سے گزارش ہے كہ اس كى وضاحت كريں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

غلطى سے خنزير كا گوشت كھانے ميں آپ پر كوئى گناہ نہيں كيونكہ آپ نے عمدا ايسا نہيں كيا، اس ليے كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم سے بھول چوك ميں جو كچھ ہو جائے اس ميں تم پر كوئى گناہ نہيں، البتہ گناہ اس ميں ہے جو تم دل كے ارادہ سے كرو، اور اللہ تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الاحزاب (5).

اور اس ليے بھى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ تعالى نے ميرى امت سے غلطى اور اور بھول چوك اور جس پر انہيں مجبور كر ديا گيا ہو معاف كر ديا ہے "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2043) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

مسلمان شخص کو اپنے کھانے پینے کے متعلق بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے خاص کر جب وہ کسی غیر مسلم میں ہو جہاں گندی اور حرام اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہو.

رہا مسئلہ خنزیر کی نجاست سے طہارت و پاکیزگی کیفیت تو بعض علماء کرام نے کتے پر قیاس کرتے ہوئے سات بار جن میں ایك بار مٹی سے دھونا شامل ہے دھونے قرار دیا ہے.

اور صحیح یہ ہے کہ خنزیر کی نجاست میں صرف ایك بار ہی دھونا کافی ہے، امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

(اور اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ خنزیر (کی نجاست) کوسات بار دھونے کی ضرورت نہیں، امام شافعی کا قول یہی ہے، اور دلیل میں یہ قوی معلوم ہوتا ہے).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسی قول کو راجح قرار دیتے ہوئے کہا ہے:

اور فقہاء رحمہم اللہ نے اس کی نجاست کو کتے کی نجاست سے ملحق کیا ہے، کیونکہ اس کی نجاست کتے کی نجاست سے زیادہ خبیث ہے تو اس لیے حکم میں اس سے زیادہ اولی ہے.

لیکن یہ قیاس ضعیف ہے؛ اس لیے کہ خنزیر کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی خنزیر پایا جاتا تھا لیکن اسے کتے سے ملحق کرنا ثابت اور وارد نہیں، اس لیے صحیح یہی ہے کہ اس کی نجاست دوسری نجاست کی طرح ہی ہے، لہذا جس طرح دوسری نجاسات دھوئی جاتی ہیں اسے بھی اسی طرح دھویا جائیگا) انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (1 / 495).

آپ سوال نمبر (22713) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں.

اور باقی نجاسات کو دھونے میں صحیح یہی ہے کہ جس سے نجاست زائل ہو جائے اتنا دھونا کافی ہے، یہ کسی معین تعداد کے ساتھ مشروط نہیں ہے.

خنزیر کو چھونے سے پاکیزگی اختیار کرنے اور طہارت کے طریقہ کے بارہ جو کچھ بھی کہا جائے، پھر بھی اب اور اس وقت آپ کو اپنے جسم دھونے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی اس کا آپ کی نمازوں پر کوئی اثر ہے.

واللہ اعلم .